© rasailojaraid.com

کتبۂ مارگلہ

از: پروفیسر شیخ فرید برہان پوری
(صدر شعبۂ اردو فارسی۔ جبل پور یونیورسٹی)

(۲)

ظاہر کہ سڑک اگر بادشاہ یا کسی اور کے لیے بنائی گئی تو اتنی مضبوط اور پختہ سڑک ایک دو دن کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ۱۰۸۲ھ صحیح سال تسلیم نہیں کیا جا سکتا ___

"ہندوستان" ___ ہند کا ایک جیٹھی "ہ" کا شوشہ جھڑ گیا ہے۔ اور "وال" ___

"و" اس طرح جھڑ گیا ہے۔ کہ "ر" پڑھا جاتا ہے

یزدانی صاحب کے عکس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان مصرعوں کے بعد خالی جگہ ہے کرنل صاحب کے خیال کے مطابق "خالی سطر ہے۔ جہاں سے الفاظ گر چکے ہیں"[۱]

اس مقام پر گرے ہوئے الفاظ کے نشانات نظر نہیں آتے۔ جہاں سے الفاظ جھڑے ہیں۔ اپنا نشان چھوڑ گئے ہیں۔ وہاں کچھ تو دھبے ہونا چاہیئے۔

قطعۂ تاریخ کے تمام مصرعے ایک سائز میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور نیچے کی عبارت دوسری سائز میں ہے۔ وہ دوسرے مضمون پر مشتمل ہے۔ دو مختلف مضمون کی عبارتیں ہیں، اس لیے ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ بھی ہے۔

کتبہ کے نیچے کی عبارت کا حل ملاحظہ فرمائیے ___

"باہتمام" ___ ہ اور ت گر گئے ہیں۔

---

[۱] برہان صہ ۲۱۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"میرزا[1]" ـــ "ی" کے نقطے موجود ہیں "زا" بھی صاف پڑھا جاتا ہے جس کے الف کا درمیانی حصہ شکستہ ہو گیا ہے۔

زمان ـــ ز کا نقطہ غائب ہے۔ "ما" کے میم کا کچھ حصہ جھڑ گیا ہے "ن" کا نصف دائرہ باقی ہے۔

"زمان" کے بعد کافی جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔ کچھ حروف پریدہ ہو گئے ہیں۔ یزدانی صاحب کے عکس میں جو نشانات ہیں۔ ان کو "داروغہ" نہیں پڑھا جا سکتا[2]

عاجز راقم کے خیال میں وہ "لطف اللہ خلف" کے باقی نشانات ہیں

توجیہہ ملاحظہ فرمائیے۔

"لطف اللہ" کے کچھ ایسے حصے جھڑ گئے ہیں، جو باقی حصوں کو آسانی سے سمجھنے میں مدد نہیں دیتے۔ مگر "احمد معمار" کی وجہ سے ان کے مٹے ہوئے نقوش "لطف اللہ" کی نشاندہی کرتے ہیں۔

"لطف" کے اوپر "اللہ" کا لفظ تھا "اللہ" کے دونوں لام کے صرف زیریں حصے معلوم ہوتے ہیں

"لطف اللہ" کے اوپر "خلف" تھا جو "ب" معلوم ہوتا ہے یہ "ف" کا حصہ ہے جس کے ساتھ "خ" اور "ل" جھڑ گئے ہیں۔ "اللہ" کا "للہ" رہ گیا ہے۔ صرف الف (ا) جھڑا ہے۔

پتھر کا وہ حصہ جہاں "لطف اللہ" کا "ل" کندہ ہے شق معلوم ہوتا ہے۔ "ل" کا ایک حصہ پتھر کے ایک حصہ پر جدا نظر آتا ہے۔ اور زیریں حصہ مع "ط" اور "ف" کے دوسرے ٹکڑے پر رہ گیا ہے۔ جو صاف نظر آتے ہیں۔

"لطف" کے اوپر "اللہ" جیسا محسوس ہوتا ہے۔ اور لفظ "اللہ" کے اوپر "خلف" ہے۔ جس میں سے "خ"، "ل" اور "ف" کا بالائی مڑا ہوا حصہ جھڑ گیا ہے۔ "ف" کی لمبی لکیر ـــ صاف موجود ہے۔

---

[1] کرنل صاحب نے میرزا کو مولانا اور زمان کو میاں پڑھا ہے (برہان اپریل ۵۶ء صـ ۲۱۸

[2] کرنل رشید صاحب نے داروغہ پڑھا ہے۔ (برہان اپریل ۵۶ء صـ ۲۱۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنل صاحب نے "لطف اللہ خلف" کو داروغہ شیخ عبدالعزیز پڑھا ہے[1]

"احمد معمار" ــــــ احمد معمار ٹھیک "باہتمام" کے نیچے ہے۔ دیگر نقلوں میں بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے[2]

کرنل صاحب نے "پور استاد" کے لیے جو جگہ بنائی ہے[3] وہ نظر نہیں آتی۔ موصوف نے لکھا ہے۔ کہ "احمد معمار کے پہلے جو جگہ خالی ہے۔ وہاں دو اور لفظ "پور استاد" یا "ابن استاد" کا اضافہ ہونا چاہیے[4]

احمد معمار کے پہلے کوئی خالی جگہ نہیں ہے۔ اگر "پور استاد" لکھا جائے تو سطر کرسی سے باہر چلی جاتی ہے۔

"جوگی داس" صاف پڑھا جاتا ہے۔ اس لفظ پر سب متفق ہیں۔ کتبہ کی دسویں سطر کا جو آخری لفظ باقی رہ گیا ہے۔ اس کو "مشرف" پڑھا گیا ہے

ریہاٹسک اور یزدانی صاحب نے "شرف" پڑھا ہے[5]

"بلوخمین" اور کرنل صاحب نے چھوڑ دیا ہے[6]

"مشرف" کا میم جھڑ گیا ہے۔

"مشرف" ایک منصب ہے۔ آئین اکبری میں مرقوم ہے

"با ادارہ نویسی، معاملہ فہمی و دیانت مندی سر رشتۂ خرج و دخل استوار دارد۔

روزنامچہ خرد پسند بسر انجام دہد"[7]

دولتِ مغلیہ کی ہیئت مرکزی (مصنفہ ابن حسن) میں مرقوم ہے۔ کہ مشرف کل وجز صدر محاسب ہوتا تھا۔ محکمے کے ہر شعبے میں اس کے ماتحت ایک ایک محاسب ہوتا تھا[8]

ا برہان اپریل ۵۶ء ص ۲۱۸ ۲ ایضاً ص ۱۳-۲۱۲ ۳ ایضاً ص ۲۱۸ ۴ ایضاً ص ۲۱۷

۵ برہان اپریل ۵۶ء ص ۲۱۳ ۶ ایضاً ص ۲۱۲ / ص ۲۱۸ ۷ آئین اکبری ص ۱۵۱

۸ دولتِ مغلیہ کی ہیئت مرکزی ص ۲۵۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"دیالداس"۔۔۔ بلوخمن نے "دیبی داس" پڑھا ہے جو صرف اندازہ ہے۔

"تحویلدار"۔۔۔ تمام خواندگیوں میں تحویلدار صاحب[۱] پڑھا گیا ہے۔ ہر جگہ کاتب نے "ر" بہت لمبی لکھی ہے۔

"در"۔۔۔ سنہ کے پہلے در کسی نے نہیں پڑھا جو ہو۔ ضروری ہے "در" کے نیچے کے حصے باقی ہیں۔

"سنہ"۔۔۔ سنہ کا پتھر ٹوٹ گیا ہے۔

"ہجری کا ھ"۔۔۔ سنہ کے پاس ہجری کا ھ نہیں پڑھا جاتا۔ بلوخمن نے ہجری لکھ دیا ہے۔ اور کرنل صاحب نے دوچشمی ھ بنایا ہے۔ ھ کا دائیں جانب کا مڑا ہوا حصہ کتبہ کے چربے کے فوٹو میں موجود ہے۔

"۱۰۳۰ھ"۔۔۔ اکائی کا ہندسہ تین صاف نہیں ہے۔

مگر

ناصیۂ مہوش ہندوستان

سے ۱۰۳۰ھ برآمد ہوتے ہیں۔ اس لیے اکائی ہندسہ کا تین تسلیم کرنا چاہیے۔ کرنل صاحب نے مہوش میں الف بڑھا کر ۱۰۳۱ھ بنا دیا۔

آخری سطر۔۔۔

"مرتب شد"۔۔۔ "شد" کی شین جگہ سے جھڑ گئی ہے۔ ریہاٹسک اور کرنل صاحب نے مرمت پڑھا ہے۔ نیز دانی صاحب نے مرتب پڑھا ہے۔

عاجز راقم کے خیال میں مرتب صحیح ہے۔

ملاحظہ فرمائیے۔۔۔

---

[۱] تحویلدار ۔۔۔ داروغہ کی طرح ہر کارخانہ میں ایک تحویلدار بھی ہوتا تھا۔ اس کی تحویل میں وہ نقد رقم اور سامان رہتا تھا جس کی ضرورت اس کے شعبے کے لیے ہوتی تھی (دولتِ مغلیہ کی ہیئت مرکزی ص۲۵۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"مرث ـــــــ صاف ہے

"مت" کی "م" کہیں نظر نہیں آتی۔

"تب" کے "ت" اور "ب" کے نقطے موجود ہیں۔ جو آگے پیچھے ہو گئے ہیں عموماً کتبات اور اسناد میں نقطے صحیح مقام پر نہیں دیئے جاتے۔ نقطوں کی ترتیب کے اس پیش و پس کو مدّ نظر رکھنا چاہیئے۔

۱۹۵۴ء میں کرنل صاحب کو کتبہ کا جو فوٹو ملا ہے۔ اس میں ممکن ہے کہ ب کا نقطہ جھڑ گیا ہو۔ قطعہ تاریخ میں ساخت کا لفظ موجود ہے۔

ع ساخت چنان شاہ رہے باشرف

"ساخت" کا لفظ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ یہاں "مرتّب" ہونا چاہیئے۔ اشعار میں "مرمت" کا کوئی اشارہ موجود نہیں ہے۔

سڑک کی مرمّت کوئی اتنا اہم اور دشوار کام نہ تھا معمولی انجینئر بھی کر سکتا تھا شیر قوی پنجہ مہابت شکوہ مہابت خاں کو لطف اللہ جیسے زبردست اور مشہور مہندس کی ضرورت محسوس ہوئی۔

مقام سخت صعب گذار تھا۔ بلند پہاڑی کے اوپر سے جگہ جگہ سے کاٹ کر سڑک بنائی تھی اور افغانوں کی شورش عام تھی۔ اس لیے مہابت خاں جیسے ہیبت خیز بہادر کے اہتمام سے کتل مارگلہ پر لطف اللہ جیسے فاضل مہندس نے یہ سڑک بنائی۔

سڑک کی تعمیر کا کام ۱۰۸۳ھ میں ختم ہوا۔

کرنل صاحب کا خیال ہے۔ کہ مارگلہ پر سڑک کی دگرگوں حالت دیکھ کر اس کی مرّمت کا حکم دے دیا[1]

۱۱ محرم ۱۰۸۵ھ کو اورنگ زیب حسن ابدال کی طرف کوچ کرتا ہے اور ۲ ربیع الاول کو مارگلہ سے دنل میل حسن ابدال پہونچ جاتا ہے۔ افغانوں کی شورش کے پیش نظر وہ آہستہ آہستہ

---

[1] برہان اپریل ۱۹۵۹ء صہ ۲۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احتیاط کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔

راقم السطور کے ناقص خیال میں یہ سڑک مہابت خاں نے اپنے لیے بنوائی۔ اورنگ زیب کے حکم سے یا اس کے لیے تعمیر کروائی جاتی۔ تو اشعار میں کہیں اشارہ ضرور ہوتا۔ اورنگ زیب کے حسن ابدال پہونچنے کے پہلے مہابت خاں کابل میں پہونچ چکا تھا۔ وہاں سے ناراض ہو کر وہ بادشاہ کو خط لکھتا ہے جس میں اپنے اور جسونت سنگھ کے عمل کی مدافعت کرتا ہے۔ شجاعت خاں کو پاجی کہتا ہے۔ بادشاہ پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ وہ سفلہ نواز ہے۔ ادنے لوگوں کی سرپرستی کرتا ہے۔

اس خط کا حوالہ جادو ناتھ سرکار نے تاریخ اورنگ زیب میں دو جگہ کیا ہے[1]

تاریخی واقعات[2] سے مہابت خاں کی معزولی شجاعت خاں کی تباہی و بربادی اور مہابت خاں کا خط کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سڑک مہابت خاں نے اپنے لیے بنوائی تھی۔

کرنل صاحب نے جس لطف اللہ کا حوالہ دیا ہے۔ وہ لطف اللہ خان تھے۔ جو اورنگ زیب کے ہمراہ تھے[3]

بادشاہ کے ہمراہیوں میں ایک شیخ عبدالعزیز بھی تھے۔ وہ عالم اور بزرگ آدمی تھے۔ کرنل صاحب نے مرمت کا اہتمام کرنے والوں میں ان کو شامل کر کے داروغہ شیخ عبدالعزیز لکھا ہے[4] کتبہ میں "پور استاد" کے لیے جگہ بناتے ہوئے کرنل صاحب نے لکھا ہے کہ۔

"کتبہ میں احمد معمار کے لفظ سے پہلے کچھ جگہ خالی پڑی ہے جس میں گرے ہوئے الفاظ

---

[1] تاریخ اورنگ زیب (مطبوعہ ۱۹۱۶ء) ص ۲۷۱ / ص ۲۶۷ خط — انڈیا آفس لائبریری مخطوطہ ۳۷۵ ص ۲۶-۱۲۲

[2] تاریخ واقعات — ۱۶ محرم ۱۰۸۵ھ کو اورنگ زیب کو معلوم ہوا کہ مہابت خاں حوالی پشاور یعنی باغ ظفر سے کوچ کر کے کابل روانہ ہوا۔ مہابت خاں نے افغانوں کو قرار واقعی تنبیہ کرنے سے چشم پوشی کی [3] ماثر عالمگیری اردو ترجمہ ص ۹۳ [4] برہان اپریل ۱۹۵۸ء ص ۲۴۵ / ص ۲۱۸ شیخ عبدالعزیز کے حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے۔ ماثر عالمگیری ص ۷۹ / ص ۹۲-۹۳ کلمات سرخوش ص ۹۰ / نقوش لاہور نمبر ص ۵۲۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے نشانات موجود ہیں اور یہ ہمارے والے فوٹو سے بخوبی ظاہر ہے۔ اس خلاء میں ہماری دانست کے مطابق دو اور الفاظ موجود تھے۔ اور وہ یہ تھے۔

"پور استاد" ـــــ

لطف اللہ کی یہ عادت تھی۔ کہ وہ اپنے کو بسا اوقات پور استاد احمد معمار کہتا تھا۔ اور کبھی ابن استاد احمد معمار بھی لکھ دیتا تھا چنانچہ اپنی ایک رباعی میں لطف اللہ لکھتا ہے: ؎

منکہ ہستم فقیر لطف اللہ — بہندس شہیرۂ افواہ
خاکپائے ہنروران کبار — پور استاد احمدِ معمار

ہوشنگ غوری کا مقبرہ جو مانڈو میں ہے۔ اس پر ایک کتبہ میں لطف اللہ نے اپنے آپ کو ابن استاد احمد معمار لکھا ہے۔

اس لیے ہماری دانست میں لفظ احمد معمار سے پہلے جو جگہ خالی ہے۔ اس میں دو اور الفاظ کا ـــــ "پور استاد یا ابن استاد" کا اضافہ ہونا چاہیے۔[1]

مذکورہ طویل اقتباس میں کرنل صاحب نے "پور استاد" کے لیے جو جگہ بنائی ہے۔ وہ نظرثانی کی محتاج رہ گئی ہے۔ حقیقت کرنل صاحب کے مفروضہ کے برعکس ہے۔

اس ذیل میں عرض ہے کہ لطف اللہ نے اکثر "لطف اللہ ابن استاد احمد معمار" لکھا ہے۔ اور مذکورہ بالا اشعار میں پور استاد احمد معمار لکھا ہے۔

کرنل صاحب نے ان اشعار کو رباعی لکھا ہے۔ یہ اشعار ایک حسابی مسئلہ کے منظوم حل کے آخری دو شعر ہیں۔[2]

لطف اللہ نے اپنی تصانیف میں جگہ جگہ "لطف اللہ ابن استاد احمد معمار" لکھا ہے۔ چند مقامات ملاحظہ کیجیے ـــــ

---

[1] برہان اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۱۷ [2] مضامین سلیمان صفحہ ۲۱۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) "لطف اللہ بن احمد النادر المعمار ۔ ۔ ۔ ۔"

(دیباچہ ــــ صور صوفی ۔ قلمی نسخہ علی گڑھ یونیورسٹی)[1]

(۲) "لطف اللہ متخلص بہ مہندس ابن استاد احمد لاہوری ۔ ۔ ۔ ۔"

رسالہ خواص اعداد ــــ قلمی ۔ کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد دکن)[2]

(۳) "لطف اللہ المتخلص بالمہندس بن الاستاد احمد المعمار"

(شرح خلاصۃ الحساب) ــــــــ انڈیا آفس[3]

(۴) "لطف اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار لاہوری"

(منتخب خلاصۃ الحساب)[4]

اس کتاب کے آخر میں ایک حسابی مسئلہ کے منظوم حل کے آخری دو شعر اوپر نقل کئے جا چکے ہیں[5]

۵ ۔ جمیع البدائع میں مختلف مقامات پر "لطف اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار" مرقوم ہے[6]

۶ ۔ اشعار میں لطف اللہ احمد بھی ملتا ہے ۔

باش لطف اللہ احمد چہ کنی فخر بہ علم ۔۔۔ جہل از یں علم تو بہتر کہ نیاید بہ عمل[7]

خواہم کہ کشم بادہ چو لطف اللہ احمد ۔۔۔ تا چند کشم محنتِ دورِ قمری را[8]

ہمچو لطف اللہ احمد کوس دانش می زدم ۔۔۔ چوں شدم عاشق بجہل خویش کردم اعتراف[9]

---

[1] مضامین سلیمان ص۲۹۸ [2] ایضاً ص۳۰۰ [3] ایضاً ص۳۰۰ [4] ایضاً ص۳۰۱ [5] ایضاً ص۳۰۲

[6] جمیع البدائع ۔ صفحات ۲۱۵، ۲۱۶، ص۲۱۸، ص۲۲۰ (ہمایوں جون ۱۹۳۷ء)

[7] مضامین سلیمان ص۳۰۵ [8] ایضاً ص۳۰۷ [9] مضامین سلیمان ص۳۰۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لطف اللہ معمار مہندس شد و استاد   گر کار در یت نگند پس چہ کند کس[1]

ہوشنگ شاہ غوری کے مقبرہ کے دروازے پر جو کتبہ ہے۔ اس کی دوسری سطر ملاحظہ کیجیے ـــــ

"تعمیر حقیر لطف اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار شاہ جہانی"[2]

مضمون کے آخر میں، ہیچ میرز اپنی خواندگی کے نتائج پیش کرتا ہے۔

ھو القادر

خان قوی پنجہ مہابت شکوہ   شیر ز سہم پنجہ او ناتوان

در کتل مارگلہ آنکہ بود   با کرۂ چرخ برین توامان

ساخت چنان شاہ رہی با شرف   رشک برو چرخ بر او ہر زمان

گفت مغل از پئ تاریخ سال   ناصیہ ہوش ہندوستان

باہتمام میرزا محمد زمان لطف اللہ
احمد معمار جوگیہ اس مشرف و دیالداس
تحویلدار در سنہ ۱۰۳۲ھ مرتب شد

۱؎ مضامین سلیمان ص۳۰۵ ۲؎ ایضاً ص۳۹۶

© rasailojaraid.com